بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صہ

لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان — رجسٹرڈ ایل ۲۸۹ — آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان

قیمت از طلباء و غرباء و غیرہ عہ ہے

قادیان میں عہ ہے

گورنمنٹ عہ

جلد (۷)

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

نمبر (۱۳)

فی پرچہ ۲ر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

از فقیہ صہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائیٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے - اب تک تو یہ تھا - کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام ہی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا - لیکن اس وقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے - اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے - اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے -

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے بھیجیں - وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان است — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - للعہ - عام قیمت پیشگی - للعہ مابعد - صہ - فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا - رسید اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی ادا نہ کریں انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو - مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں...

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر مسیح

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵ - مارچ ۱۹۰۸ء

۱ - امثال الرحمة - اول الذکر و آخر الذکر

ترجمہ - رحمت کی مثالین - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا -

۲ - حٰمٓ - تلک آیات الکتاب المبین

ترجمہ - کہولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہین -

۳ - لاتنددہ جادیة

۴ - کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱ - احسن اللہ امرک

ترجمہ - اللہ تعالی نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲ - احسن اللہ امری

ترجمہ - اللہ تعالی نے میرا کام اچھا کر دیا

۳ - یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ - میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴ - امید سے بڑھکر

۵ - دعا مین ہی ایک شخص کی تشویش کی فتح

نشان بہت ہین پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھہ نہین

۳۱ - مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہون سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگون نے نشانات دیکھے ہین مجھے بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اسنے یہ بھی فرمایا ہے - کہ لیس للانسان الا ماسعی اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بدقسمت لوگون کو دہوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پہونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالی کے راہ مین کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانون سے افضل اور تمام رسولون سے افضل ہین آپنے کس قدر عبادت اللہ تعالی کی نمازین کی اور اپنے تزکیہ کیخاطر مصائب اٹھائے انسان مرہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے - کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہین - سنت اللہ کیمطابق صحیح راہ کو صدق اور اخلاص کے ساتھہ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھہ درجہ حاصل کر سکتا ہے - اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کیا لوگ چاہتے ہین کہ ہم صرف اتنے پر راضی ہو جاوین کہ وہ موہنہ سے کہدین کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہین کیگئی - دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانین پانی کیطرح بہا دین - شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمة اور بایزید سب خدا کی راہ مین بڑے بڑے مجاہدات کرنیوالے تھے تب اون کو یہ انعام حاصل ہوئے - ممکن نہین کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اس سوئی کے ناکے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرتے ہین دیکھو دانہ جب خاک ہو جاتا ہے تب وہ اگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مدمقرر نہین کرتا کہ اتنے عرصہ مین یہ ہو جاوے - وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہین کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے -

باقی نشانات تو بہت ہین مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے - کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے - کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھجا اور پر کرا ور وہ کر - آپنے جواب مین ان کے نشان کو پورا نہین کیا - بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہین لور نشان دکھلائے جاتے ہین - مگر خدا اگر کسی کی پروا نہین کرتا وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہو چکے ہین وہ کتابون مین درج ہین - آپ ان کو پڑھئین وہ نشان بوسیدہ نہین ہو گئے پرانے نہین ہو گئے آجکل کی باتین ہین اون کو دیکھنے والے یہان موجود ہین ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھلایا جائے - قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو - خدا تعالی نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ہان کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالی کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور خدا تعالی اپنے بندے کے دل مین تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنون کیواسطے جائز نہین کہ وہ نشان طلب کرے اور ایسا سوال کرنیوالے کے واسطے ہمارا وہی جواب ہے جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہین

چندہ تعمیر بدر

چونکہ کارخانہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت فوری ہے لہذا سب احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ جن کے ذمہ تعمیر بدر کا چندہ بقدر فراہم ہو چکا ہے وہ بہت جلد روانہ کر دین تاکہ کام مین حرج اور نقصان نہ ہو نیز وعدون کا روپیہ جلدی وصول کرنیکی کوشش کی جاوے - محمد علی

زمیندار دون کے واسطے ایک نیک نمونہ

چودہری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پنیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن اوریوال متصل منڈی آباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمینداروں مین چودہری صاحب کے لڑکے غلام مصطفے کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسمات زینب بی بی سے پہلے ہو چکی تھی - چنانچہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک مین قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح مبلغ پانصد روپیہ پر حضرت مولوی نورالدین نے پڑھا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح کے چھوہارے اور شیرینی تقسیم کیگئی - لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت کیساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس مین خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم مین جسقدر قبیح رسمین اور فضول خرچیان ہوتی ہین اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالی اون کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین - کہ اللہ تعالے اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے - آمین -

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبدالرحمان صاحب کلرک اوورسیر نے اپنے عزیز فرزند عبدالعزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے ایک

ڈائری

القول الطیب

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء - صبح سیر

رازِ نصرت اودہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادون کا ذکر تہا۔ کہ جب اونہون نے غدر مین حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلون کو گرا کر وہان ہل چلا دیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگون کو اپنی بدعملیون کی سزا ملی ہے۔ چغتائی سلطنت کا آخری دنون مین یہی حال تہا۔ کہ سوائے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان مین کوئی بات نہ تہی۔ اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تہے۔

خدا تو مسلمانون کی نصرت کرتا ہے پر کسی مین

اسلام بھی ہو۔ جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالے اوسے سنبھال لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھہ نہ تہی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

" اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا۔ تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمین فرمایا تہا۔ اس بڑے اور ہولناک بیابان مین گئے جسے تم نے اموریون کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکہا۔ اور پہر قادس برنیع مین آئے۔ تب مین نے تمہین کہا۔ کہ تم اموریون کے پہاڑ تک پہونچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہمین دیتا ہے دیکہو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ دادون کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو مت ڈر اور بے دل نہو۔

تب تم سب مجہہ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجین گے۔ وے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کرین اور ہم کو خبر دین کہ کس راہ سے وہان چڑھ جائین۔ اور کون سے شہرون مین داخل ہووین۔ سو وہ بات مجہہ کو خوش آئی۔ اور مین نے تم مین سے فرقے [illegible] ایک آدمی کر کے بارہ آدمی لئے۔ اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وادی اسکال مین آئے اور اوس کی جاسوسی کی۔ اور وے اوس زمین کے میوؤن مین سے اپنے ہاتہون مین لیکے ہم پاس اتر آئے۔ اور ہمین خبر پہونچائی۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بہی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیمون مین کڑکڑا کے کہا۔ از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکہتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین مین سے نکال لایا تاکہ ہمین اموریون کے ہاتہہ مین گرفتار کرا دے اور وے ہمین ہلاک کرین۔ ہم کہان چڑھین۔ ہمارے بہائیون نے تو یون کہہ کر ہمین بے دل کر دیا کہ وے لوگ تو ہم سے بڑے اور لمبے ہین اور اون کے شہر بہی بڑے اور اون کی دیوارین آسمان تک ہین اور ہم نے بنی عناق کو وہان دیکہا۔ تب مینے تمہین کہا۔ ہراسان نہ ہوا اور اون سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اور اس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر مین تمہاری آنکہون کے سامنے کیا اور بیابان مین بہی جہان تم نے دیکہا۔ کہ کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکون کو لئے پہرتا ہے تم کو اوس سارے راستے مین جس مین تم چلے آئے۔ اوٹہایا گیا۔ یہان تک کہ تم اس جگہ آپہونچے۔ تب بہی اس بات مین تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ مین تم سے آگے جاتا تہا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہان تم اپنے خیمے کھڑے کرو۔ رات کو آگ مین ہو کے تاکہ تمہین وہ راہ روشن کرے۔ جس مین تم چلو۔ اور دن کو بدلی مین ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری باتین سنین اور غصے ہوا اور قسم کہا کے یون بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگون مین سے ایک بہی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ مین نے ان کے باپ دادون سے قسم کہا کے کیا ہے نہ دیکہیگا۔ مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکہیگا۔ اور مین یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے۔ اوسے اور اس کی نسل کو دونگا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجہہ پر بہی غصے ہوا اور بولا تو بہی اوس مین داخل نہ ہوویگا۔ لیکن نون کا بیٹا یشوع۔ جو تیری خدمت مین کہڑا ہے اوس مین داخل ہوگا۔ تو اوس کی قوت بڑہا۔ کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اوس کا [illegible] جانے گا۔ اور تمہارے بچے جنہین تم نے کہا کہ شکار ہو جاوینگے۔ تمہارے لڑکے جنہین اس دن نیک و بد کا امتیاز نہین تہا۔ وہان داخل ہونگے اور مین وہ اونہین دونگا۔ اور وے اوس کے وارث ہونگے۔ پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان مین کوچ کرو۔ تب تم نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائینگے اور جنگ کرینگے پہر تم سب کے سب ہتہیار باندھ کے طیار ہوئے کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو انہین کہہ کہ اوپر مت چڑھو اور جنگ نہ کرو کیونکہ مین تمہارے درمیان نہین ہون۔ نہو کہ تم اپنے دشمنون کے آگے مارے پڑو۔ سو مین نے تمہین وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب اموریون نے جو اوس کوہ پر رہتے تہے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکہی کی مانند تمہین رگیدا اور شعیر مین حرمہ تک تمہین مارا۔ تب تم پہرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف کان رکہا۔ تب تم بہت دن تک قادس مین رہے۔ اون دنون کے مطابق کہ اس جگہ ٹہہرے۔" ایڈیٹر)

دیکہو صلاح الدین مسلمانون کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تہا۔ تمام یورپ کے مسلمانون نے کیسے کیسے سخت حملے اس پر کئے۔ مگر وہ سب مین فتحیاب ہوا۔ کیونکہ اوس نے صلاح و تقوے کو اختیار کیا تہا اور خدا تعالے کی طرف اوس کا رجوع تہا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچہہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ بارہوین اور تیرہوین صدی عیسوی مین تمام عیسائی سلطنتیں ایکا کر کے مسلمانون کے برخلاف جہاد کیواسطے اٹہی تہین چونکہ یہ اون کا مذہبی جدال تہا۔ اور دین کی خاطر اونہون نے یہ کشت و خون روا رکہا تہا۔ اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگون کے نام سے تعبیر کرتے ہین عیسائیون کی غرض اس جنگ سے یہ تہی کہ شام جو مقدس ملک ہے جس کے متعلق خدا تعالی کا توریت مین وعدہ تہا کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالی کے نیک اور پسندیدہ بندون کے قبضہ مین رہیگا اس

ملک کو مسلمانون کے ہاتھون سے غالبانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھہ ہستی نہین رکھتی تہی۔ مگر چونکہ اسلامیون مین روحانیت موجود تہی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھہ لاکھہ جان ہلاک ہوئے تہے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ ان مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار **صلاح الدین** ہی تہا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون سے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو پہلی جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تہا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یوروپ کو اپنے بار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ ہجری مین قلعہ تکریت مین پیدا ہوا

تہا۔ ابتداء مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تہا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو محفوظ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ حماۃ مین ایک جگہ سویا ہوا تہا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام ابن نام سویا ہوا تہا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الٰہی سے وہ مکان محفوظ رہا کیون نہ ہو۔ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تہا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیرکوہ نے مصر مین تہوڑی سی فوج کے ساتھہ عیسائیون کو شکست دی اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تہی کہ ہم ہٹ کر جنگ نہ کی جاوے۔ اسواسطے جن دو بہادر سردارون نے بہرحال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اون مین سے ایک صلاح الدین تہا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیرکوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکمنامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تہا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک عجیب پیشگوئی کی تہی اس عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔

"اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رضیع ہے اور اوس کے گہر کا پروردہ ہے۔ گہوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبار کے اندہیرون مین تمہاری خوبیون کے تارے چمکین گے اور اوس کے مصائب کے کہوجون مین تیرے مناقب پڑہینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اتار اور تلوارون کی دہارون مین غوطہ کہا۔ اسکے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کہول۔ دشمنون کے خون کے نالے بہا دے اور اون کے سرتلیون پر کہڑے کر دے یہان تک کہ خداتعالے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ کیگئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لیئے ایک شہادت ہے"

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عقلان اور رملہ اور دیگر مقامات مین عیسائیون کو شکست دی ۵۶۷ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہو گیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے سے جھگڑے فساد کے پیچھے صلاح الدین شام کا بھی بادشاہ ہو گیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کر چکے ہوئے تہے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۱۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲ رجب ۵۸۳ھ کے ان کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تہی۔ "اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتھہ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گہوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے"۔ اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یوروپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خداتعالے نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بے رنگ واپس گئے۔ (ایڈیٹر)

افیون اور حقہ چھوٹ گیا

۲۵۔ مارچ صبح۔ حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تہی۔ بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ ایسک مجھہ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جاکر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پھر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین

۲۵۔ مارچ صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان ہی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خداتعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خداتعالیٰ اس کی کمزوریون کو دور کر دیگا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم

اکمل صاحب نے اپنی ایک درست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت، فصاحت، صداقت اور اخلاص سے پُر ہے (ایڈیٹر)

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبیٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے
بدی سے پاک کر ہم کو شفا دو دست قدرت سے
تو ہم مردون کو زندہ کر کہ عیسےٰ سے سوا تو ہے
ترا ثانی زمانے مین کوئی ہمنے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے
بروز حضرت عیسیٰ بروز حضرت موسےٰ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاء تو ہے
خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتی امت کا واللہ ناخدا تو ہے
اندھیری رات گر سمجھین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب بدرالدجیٰ تو ہے
گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ ۱۹۰۸ء)

ربَّ ھذا البیت اس گھر کے رب کی عبادت کرو اس میں اس گھر کے متعلق جو اللہ تعالےٰ کی خاص ربوبیت کے نشانات ہیں ان کی طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ توریت میں بھی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرو۔ جو کہ تمہیں ملک مصر میں سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بھی سرسبز شاداب و سیراب نہروں اور نباتات کیساتھ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالیں فرداً فرداً تو ہر جگہ موجود ہیں۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب میں اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع ہو گئی۔ حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام میں ہو اللہ تعالےٰ اس کے نفس میں تونگری دیدیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اسے کفائت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام میں شغل کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفائت نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو دعا اس گھر کیواسطے کی تھی۔ کہ ربّ اجعل ھذا البلد اٰمناً وارزق اھلہ من الثمرات۔ وہ دعا بھی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف میں جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرماً اٰمناً ویتخطف الناس من حولھم۔ یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے ایک مفسر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تھے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے۔ اٰمنھم بالاسلام فقد کانوا فی الکفر اطعمھم من جوع الجھل بطعام الوحی۔ کافر تھے۔ خدا نے اون کو مسلمان بنا دیا۔ جہالت میں ہو کے تھے خدا نے طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ پر چڑھائی کی تھی اور اوس کو فتح کیا تھا اور آپکے بعد بعض دیگر خلفاء کو بھی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کھائی۔ کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہیں ہوئے تھے۔ مگر اوس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہیں ایسا کرنا پڑا تھا اس سے ایک نکتۂ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہیں۔ کہ وہ جو چاہیں سو کریں۔ بہر حال اون کی ہی رعائت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ خواہ وہ کہیں ہوں۔

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب والے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تھے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرمہ۔ خدا تعالیٰ کی حرم میں رہنے والے۔ ولاۃ الکعبہ۔ کعبہ کے والی اور اہل اللہ بھی تھے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکھی جاوے گی۔

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر میں سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے۔ تب سے آج تک سورہ ہائے۔ الناس۔ الفلق۔ الاخلاص۔ لہب۔ نصر۔ کافرون۔ کوثر۔ ماعون اور قریش۔ نو سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دوست بہ سبب دوسرے اخباروں کے خریدار ہونے کے اور اپنی وسعت نہ رکھنے کے کہ دو اخبارین خرید کریں۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہیں اور اب تک کرتے ہیں۔ بمبئی سے بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں خاص عرضی بھیجکر اجازت حاصل کی تھی۔ کہ بعض سورتوں کی اس تفسیر کو جو بدر میں چھپی ہے۔ دوبارہ بصورت رسالہ چھاپ کر کثرت سے شائع کریں۔ ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتوں کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز میں درج فرمایا ہے میرا ان باتوں کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تھوڑی بہت محنت میں نے کی ہے اوس کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے۔ اور اس کے رحم پر بھروسہ کر کے میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ میں اپنے اندر کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس قابل نہیں دیکھتا کہ میں تفسیر لکھوں۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں کچھ نہ کچھ تفسیر لکھوں کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) نے جاری کیا تھا اس کے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا ہے۔ اس جگہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتدا میں میں نے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

اور پھر ایک یہ امر پیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے خائف کیا۔ کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور میں اپنے میں اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکھتا ہوں۔ اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتوں کی جسقدر میں نے تفسیر لکھی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ مین نے اسی طرح سے بہم پہنچایا اوّل کتب احادیث سے اس حصہ کو دیکھنا جس مین آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر لطف البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتون سے فائدہ حاصل کرنا پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اوس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور تدبر کے بعد مین یہ تفسیر لکھتا رہا ہون اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دکھا دی گئی تھی۔ مگر باقی سورتون مین یہ التزام نہین ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے مجھے پھر بھی بہت ڈر لگا اور دعا کی۔ بعد مین نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے اس معاملہ مین مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیئے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین عریضہ لکھا جسمین اپنی علمی اور عملی کمزوریون کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریدارون کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ مین حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب مین تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگون کو نفع پہونچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کرین تا کہ غلطی نہ ہو جاوے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد مین نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ میرے گناہون کو معاف فرماوے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرماوے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرماوے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والون کے واسطے اپنی رضامندیون کے حصول کا ذریعہ بنا اور ان کے علم اور معرفت اور عمل صالح مین ترقی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

ہندمین ایڈیٹری

گذشتہ سالون مین جس قدر تفسیر اخبار مین درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جسکی وجہ ایک تو وہی میری کم مائگی ہے جس کا ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ اس قدر تفسیرون کا پڑھنا۔ ان مین سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اوس کو زمانہ کی ضروریات کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے فوائد کا اس مین درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال کا اوس کے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ ایسا تھوڑا کام نہین۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اوس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بذات خود ایڈیٹوریل اسٹاف مین ایک ایڈیٹر صرف اس کام کیواسطے خاص ہونا چاہیئے۔ جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان مین ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جاوے اکثر اخبارون کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اوس کی مینجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریدارون سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتون کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ دیکھا کرے۔ اخبار کے فنڈ کی بڑھانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو تو اوس کی فکر کرے۔ اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریس اور کل کشون کے ساتھ مشہور ہر کلیسائی کو بھگتے رہے سارے دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبارون میں چھپے ہوئے خبرون کا انتخاب کرے۔ نامہ نگارون کے مضمون پڑھے۔ ان مین سے اچھے برے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود ہی کہ سکتے ہین کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ اوس کا انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہونا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جاوے کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجا لانا بھی اوس کیلئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہین اور بالخصوص تفسیر نویسی مین اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہین کہ اخبار بدر مین تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی حالت مین اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے انہون نے خود مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ مینجر رکھا ہے اور عاجز کو ایڈیٹری کے کام کیواسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اسواسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار مین دو صفحے اخبار کیواسطے الگ ہوتے رہین گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے مین عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ مین اتنا کچھ لکھ سکتا ہون اور مجھے مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ہے کہ مین اس کام مین ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہون درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولوی صاحب موصوف مسجد اقصےٰ مین دیا کرتے ہین۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان مین نہین ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولوی صاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت مین لگے ہوئے ہین مین چھوٹا سا تھا جب کہ مینے یہ درس جمون و کشمیر مین سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے۔ جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور مین اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہون کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی مین ہمیشہ اس کو اپنے واسطے نئے برکات کا موجب پاتا ہون۔ حضرت مولوی صاحب کے درس مین ہی مینے یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اوس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہین اور جوان بھی اور بوڑھے بھی بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم مین ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہایش مین جو عظیم الشان نعمتین ہم لوگون کو حاصل ہین اون مین سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تاکہ ہم پر اوس کی برکتیں اور رحمتین اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہین۔

آمین ثم آمین

بدر

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن مین ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی گذشتہ اخبار مین اپنا سفر نامہ بصرہ مین یہان تک لکھ چکا ہون کہ سیالی مین چند دوستون کے ساتھ مین گیا۔ جہان کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف مین اللہ تعالےٰ کی صفات حیّ و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسرون کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے فضل سے ہم لوگ زندہ مین اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیون کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا مین زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہین رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگون کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہین۔ فرمایا کرتے ہین۔ کہ نماز کے اندر سجدہ مین پڑھا کرو۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا مین تو ایک عاجز انسان ہوں اور بالکل مُردہ ہون۔ ہان تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو حی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجہی سے پہر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکہنے والا بہی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکہنے والا بہی تو ہی ہے۔ مین عاجز ہون۔ گنہگار ہون۔ اپنے گناہون کے سبب مردہ ہون۔ تو مجہے روحانی زندگی عطا فرما۔ اور جب مجہے روحانی زندگی مل جائے تو پہر اوسے قائم رکہہ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ مین تو کمزور ہون پہر گناہ کیطرف جہکون گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پہر گناہ کی غفلت مین گر کر مر جاؤن گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہون۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر۔ میری فریادوں سے اور شیطان سے مجہے بچا۔ کہ وہ مجہے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ کی دو صفات لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگہہ آتی ہے اور نہ نیند انسان جب ایک وقت کام کاج اور بیداری مین گذار چکتا ہے تو پہر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگہنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتین ایسی ہین کہ انسان کو اپنے جسم کی بہی کوئی خبر نہین رہتی یہ بہی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت مین انسان کا محافظ سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ خدا ہی ہے جس پر نہ اونگہ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزون ہے۔ حدیث شریف سے بہی ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑہنا موجب برکات ہے دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگہہ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بہی بعض اوقات ایک غفلت مین گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان روحانی حالت مین چستی اور پہرتی اپنے اندر پاتا ہے وہ دوسرے وقت نہین دیکھتا اسکی طرف بہی اشارہ کرکے انسان کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہین اور کمزور ہین ہماری روحانی حالت بسا اوقات گر جاتی ہے ایک اونگہہ اسپر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت مین تو ہی حافظ اور ناصر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریون سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین مین جو کچہہ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خدا تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے عیسائیون کیطرح ہمارا یہ عقیدہ نہین۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہین بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خدا تعالےٰ کی سلطنت بہ کلی قائم ہے سب کچہہ اسی کے قبضہ قدرت مین ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کو دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور مین شرمندہ نہین ہین کیونکہ زمین اور آسمان مین کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہین۔ پس اسی کیطرف اپنی التجا کا لے جانا جائیز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندون کی دعاؤن کو قبول کرتا ہے نہ صرف ان کے حق مین بلکہ اون کے واسطے بہی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کرین وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہین اور اس مین راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگون کے اگلے اور پچہلے اعمال کیسے ہین وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق مین شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہین کہ دعا بہی اپنے اختیار مین نہین جب تک کہ خدا تعالےٰ دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق مین دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بہی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتہہ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہین ہوتی بارہا ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعا مین اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جسکے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہین ہوتی اس مین بہی یہی راز ہے۔ کہ اوس شخص کے حق مین جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کہولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بہی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و نظیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہین کر سکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم مین سے کچہہ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب مین سے کچہہ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خدا تعالےٰ کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پہ ظاہر ہو۔

دعائین مانگتے تھے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعون نے تو بالکل ان نشانون سے فائدہ نہین اوٹھایا اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہہ پھیر لیا۔ مین نہین سمجھ سکتا کہ شیعون کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیون اوس قدوس کو قبول نہین کرتے جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالے نے اوس کی صداقت کیلئے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ مین کسوف وخسوف کا نشان بھی کر دیا۔ مین حیران ہون کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہین گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے صدق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونون نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بدقسمتون نے آسمانی نشانون سے منہہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی مین وہ وہ باتین بنائین جو یہود کی گستاخیون کو یاد دلاتی ہین۔

نظم

درچمن ہائے جہان باد بہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل گل و خندان آمد

این چہ شوریست کہ جنبش ہمہ سوال بلند
اینکہ دوریست کہ با عیسی دوران آمد

آن خدا ایکہ وہد روح ورگ وخون روان
دوش ورگوش زدہ عیسی دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن مہدی موعود کجاست
مل ندا داو بہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب زاقدام سعادت سعدست
قادیان جائے سکونت زیزدان آمد

مصحف روئے صفائش بہ تلاوت دارید
مژدہ اے اہل وطن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
بیخ و بن کن بدعت و عصیان آمد

مقبلان رقص کنان ندکہ از پردہ غیب
ہادئی دین نبی فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرائی دل خواہند نفس
بان یقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نہ شود در رہ تاریک دلان
بہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

لم یزل نور زپیشانی انور پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
چشم را روشنی مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت ترا خاطی و کاذب فساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت در گوش جہان نعرہ ناقوس سلام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ بر دولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلکِ گہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس زمانہ مین اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اٹھایا گیا ہے اس کے ثبوت مین یہی کہنا بس کرتا ہے۔ کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (یا بابی انت وامی) سلطان القلم بنا کر بھیجا ہے جسکے خادمون کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکھا رہے ہین۔

اقتضائے وقت کیساتھ جب وہ جہاد فرض تہا۔ تو اس جہاد کی فرضیت مین بھی کیا کلام ہو سکتا ہے۔ صرف یہی ادائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو خدمت سامی مین بھیجنے کا محرک ہوا ہے۔

مین اپنی کلام کے رتبے سے بیخبر نہین لوگونکو ہنسنے دین۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑھیا کو اپنی متاع کی قدر وقیمت معلوم نہ تھی۔ بتی اللہ ضرور تھی۔ پھر کیا ایسے خیالات نے اس کے جوش اور ولولون کو دوبالا کر دیا

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا۔ ولکن ینالہ التقوے منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضے خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ کرنال

قطعہ

کل مجھ سے اک مولوی نے یون کہا ۔ احمدیت سے تو کیون ٹلتا نہین

آگیا ہے افترا کے پھیر مین ۔ پھر کف افسوس کیون ملتا نہین
سن کے یہ مینے کہا اے بیخبر ۔ یہ فسون مجھ پر ترا چلتا نہین
ہے یہ سب تیرا ہی کذب و افترا ۔ کاٹھ کا ہرگز دیا جلتا نہین
کامیابی ہے صداقت کی دلیل ۔ جھوٹ ہرگز پھولتا پھلتا نہین

سلکِ گہر

سے مٹے راہ کے سب خطر دیکھ لو
وہ آیا ا پیرا رہبر دیکھ لو

خدا نے تو اب وقت پر لی خبر
چلا تھا بگڑ خشک و تر دیکھ لو

ہے لاریب اللہ کا پہلوان
جلو وہ یل نامور دیکھ لو

جہان وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل مین باندھے ہے کمر دیکھ لو

میان ! جا رہی ہے صدی چودہوین
تم اس چودہوین کا قمر دیکھ لو

ارادون مین اس کے ظفر دیکھ لو
دعاؤن مین اس کے اثر دیکھ لو

درختے کہ دیروز او سے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکھ لو

ملی اولین سے صف آخرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکھ لو

وہ شیر خدا مہدی دین پناہ
تمہارے ہی پیش نظر دیکھ لو

پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب یہی ہے کچھ زد و زر دیکھ لو

مسلط ہے عالم پہ طاعون و قحط
شرارت کا سود و ضرر دیکھ لو

یہ فائز ہے تسبیح خوان امام
لئے ہاتھ سلک گہر دیکھ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ہان ایک خادمہ کیضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایک نیک اور بااخلاق خاندان ہے اسواسطے جو خادمہ ان کے ہان رہیگی وہ امید ہے [illegible]

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاپڑہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال۔ جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہوں نے یہ یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنہوں نے نہ تو کوئی مردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندہوں وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیاں بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جاسکے۔

جواب۔ چُپ۔

(۱) مینے کہا کہ سُن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیاں بنائیں جیسی کہ آجکل ان کے پیرو گل کے کھلونے بناتے ہیں جو کہ چلتے پھرتے بولتے اُڑتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ چڑیاں بنا لیتے ہوں یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکھلائے ہوں۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوند کریم اپنی کلام پاک مین بار بار فرماتا ہے کہ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان مین ہے سارا۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہیں بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے۔ (۲) مردے زندہ کرنا۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور تھا۔ کہ وہ آکر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا مین منادی کرتا کہ مین نے اون کو نہیں مانا۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہین مان جاؤ۔ مگر ایسا بھی نہیں ہوا۔ سے

کوئی بھی مر کر تو پھر آیا نہیں ٭ یہ تو فرقان نے بھی تبلایا نہین

البتہ انہون نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے مادرزاد اندہوں سے مراد یہی وہ شخص ہیں جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ایسے ہی کوڑہی جن کے دلون پر بے دینی کے باعث بدنما دھبے اور داغ پڑ گئے تھے۔ کفر شرک سے صاف کر کے شفا دی۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے۔ بلکہ وحشیوں درندوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان بنا دئے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہین کر سکتا (بیوی چپ) مین نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ پھر مین نے کہا کہ اسے میری بزرگوار ان کے قدم بہ قدم چلو (یعنی بیوی) جنھون نے ایلیا نبی کا انتظار قادر نہین مانی۔ بیبے نے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہون مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ خلاف اپنی سنت کے بات نہین کرتا۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اگر کوئی شخص رو رو کر دون کو دعا مانگے کہ اسیوقت رات ہو جاوے۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کر دیگا نہین ہرگز نہین۔ وہ اپنے قوانین نہین بدلتا (بیوی چپ) پھر آگے دیکھو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہیں۔ فلما توفیتنی۔ لیئے جب تک مین ان مین زندہ رہا گواہ ہوں۔ کہ اونہون نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا مین نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ بہنوں فوت کے معنے کیا ہیں سب نے کہا مرنا۔ مین نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ع اس دار فانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہین آسکتے (جواب) نہین وہ آسمان سے اتریںگے (سوال) بالفرض آپکے کہنے کے بموجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بناتے ہیں نازل ہوئیں تو پھر کیا ہزار ہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہوئے نہ بنینگے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی۔

سوال۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاوین گے کوئی ایسی نظیر نہین تھی اس خاتم المرسلین کے عہد مین ہی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابو جہل کی خصلت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبران و تیز اور بالاتر تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی پر کس گنتی مین جنھون نے عمر بھر مین صرف چند مرید بنائے سو ایک نے تھوڑے داموں پر بیچ دیا۔ تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی۔ اگر تھوڑی دیر کے واسطے ہم مان بھی لیوین کہ وہ ۱۹ سنہ عیسوی کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کر دین۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے۔ جاعل الذین اتبعوک ...... الی یوم القیامۃ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والون کو تیرے نافرمانون پر قیامت تک غلبہ دئے رکھونگا اب تبلاؤ۔ کیا کیا جاوے۔ یہ آیتین تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ مین سد سکندری بن گئیں۔

جواب۔ جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہیں۔ (جواب الجواب) مینے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی۔ وہ قرآن کریم جس کا خود خدا تعالے محافظ ہے اور جسمین کوئی آجتک نقطہ زیر زبر نہیں بڑھا گھٹا سکا۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ فاتو بسورۃ من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہین لاسکے اور نہ لاسکین گے

جواب۔ قرآن شریف مین پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آیۃ کو منسوخ کر کے دوسری مین حرام کر دی۔

سوال۔ آیۃ نکال کر دکھاؤ کہاں شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہے مگر نہ دکھا سکی۔ سخت خیرہ اور شرمندہ ہوئی۔ اس وقت مجھے حضرت اقدس کا وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اس کی مین خود اہانت کرتا ہوں۔ (س) آگے سنو۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اترو تو اونہوں نے فرمایا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ پاک ہے اللہ۔ مین تو اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے۔ تو کیوں حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے۔ اور جواب دیا۔ مین اوس کا رسول اور بندہ ہوں۔ آسمان پر کیسے جاسکوں اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر موجود ہیں تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے۔ تم کیوں نہین جاتے۔ مگر اونہوں نے نہین کہا کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ جیتا انسان آسمان پر نہین جا سکتا۔ ہوا اوس کی سخت مخالف ہو جاتی ہے۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ معراج مین آسمان پر نہین گئے آپ اس کے منکر ہیں مینے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہیں رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت مین نہایت اعلیٰ کشف تھا جسمین اونہوں نے حضرت یحییٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور مردہ ایک جگہ ٹھہر سکتے ہیں اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہیں تو امتیاز کیا ہوا۔ (باقی آئندہ)

جو کہ کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بنکوں پر نہایت دردناک نظارے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ بعض اسپننگ کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

چوری

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چلتی گاڑیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔ این ریلوے پر چار مسافر جو کلکتہ آگرہ کو جا رہے تھے۔ اون کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سنکوپا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ۔ مانڈلے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کی جد و جہد کے متعلق لارڈ کرزن کی رائے

لارڈ کرزن نے دار الامرا میں اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ گذشتہ سروس کیوجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی قلیوں اور اون کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہیں) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجتے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کماتے ہیں لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دہو کر اون کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اون سے کتوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر محض اون کی خوبیوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے۔ اور نہ اون میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں ہوتا کہ وہ کفایت شعار محنتی اور پرہیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھکر انہیں یاد آتا ہے۔ کہ ہم اُس سرکار انگریزی کی ہیں جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور ناٹال کو دشمنوں کے چنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپنے بلیو بک میں ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہایت دردناک اپیل ہے جسے پڑھکر ہر شخص کا دل مارے ہمدردی کے اچھل پڑتا ہے۔ میں اس بارے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں اون کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریروں اور کتابوں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دلوں میں اب اس آزادی اور مساوات کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے۔ میرے خیال میں ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ اون کی ان خواہشات کے راستے میں حائل ہوں کیونکہ انہی پر ہندوستانی آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے۔ اس سے زیادہ میرے خیال میں [illegible] کہنے کی ضرورت نہیں۔

یا للعجب

لندن ٹائمز کے صیغۂ اشاعت نے حال میں ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تاریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ داد تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح اون کا دعوے ہمہ دانی اس بارۂ خاص میں غلط اور سراسر پوچ ثابت ہوتا ہے۔

فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلےٰ ہے لیکن اوس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھکر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہیں سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن یفوت الغنی منه ید اتربت ان تحیا

جن متقلا لو خطت [illegible]

منقول۔ Specimen of Arabic writing (from an old manuscript of the Koran)!!:

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ رض) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہوتیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل

بدر میں جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالوں میں چھپتے رہے ہیں اور جس التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو اصحاب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خرید لیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ۔ مینیجر "بدر" قادیان

ایک رعایت

جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دیں گے ہم انہیں اور اون کے دئے ہوئے خریداروں کو عہ سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دیں گے۔

یہ صرف اسلئے رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے۔ انصار بدر اپنی مثمر کوششوں سے عند اللہ ماجور ہوں اور عندی مشکور۔

مینیجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

بدر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے) دوستوں نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں ان سے براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کریں اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر میں شامل ہوں۔ مینیجر بدر

بلاد اسلامی

افغانستان مین ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور مین کابل کا ایک نامہ نگار کی چہٹی چہپی ہی جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ نامہ نگار لکہتا ہے کہ

جب سے ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند کر واپس کابل تشریف لائے ہین۔ افغانستان مین اصلاحات کے اجرا کی کوشش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہین۔ اس سے پایا جاتا ہی کہ اس سیاحت سے ہز میجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تہا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیون کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تہے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہز میجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکون کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہی امرا و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلون مین سکونت رکہتے تہے اب شاہی محلون کے نواح مین سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہین۔ حبیبیہ کالج مین طلبا کی تعداد ۱۵۰۔ اور مدرسین کی ۲۶ تک پہونچگئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بہی سرانجام دیتے ہین اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر اون کے ماتحت ہین۔ ڈاکٹر عبد الغنی خان بی۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اوس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہین۔ ہز میجسٹی کو انجینیرنگ کیلرف بہی خیال ہے۔ ایک یوروپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانون کی کہدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ کل سے چلنے والے کئی چہاپے خانے قائم کئے گئے ہین اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیات جن مین ہر روز ہزارہا من آٹا پستا ہے۔ کابل مین بکثرت پائی جاتی ہین۔ اون کو صاف کرنے اور ... کے لئے کارخانے بہی قائم کئے گئے ہین جن مین کلون سے کام لیا جاتا ہے۔ عجب کی بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیا کو بہت پسند کرتے ہین۔ اور بازارون مین جاپانی مال کی بہت بکری ہے۔ اس سے بہی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہز میجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہایت دلچسپی رکہتے ہین۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہان بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہین ہز میجسٹی اکثر بذات خود اون اسلحہ کا امتحان لیتے ہین جسکی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونون سے کسی طرح کم نہین ہوتے۔ ہز میجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا جو طویل دورہ کیا اور جسمین آٹہ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہی۔

ہز میجسٹی کابل سے روانہ ہوکر پہلے قندہار پہونچے جہان کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق مین کئی ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ پہر ہرات کو تشریف لے گئے وہان کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیون کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہایت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہین ان سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بہی مستحکم ہو جائے ہز میجسٹی جہان کہین تشریف لیگئے۔ وہان کی رعایا نے اون کا نہائیت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہون نے بہی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکارون کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعون پر نہرین ہونے اور بعض دیگر زراعتی سہولتین پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہز میجسٹی جہان جہان تشریف لے گئے وہان لوگون پر اس دورہ کا اثر بہت اچہا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔ اے بہی ہز میجسٹی کے ہمراہ تہے (دکیل)

حوادث

برہما کے مقام پیو یانہ مین ۱۸۔ مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹہہ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر ٹیلیگراف بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷۔ مارچ کو مانڈلے مین ایک برہمی کے مکان مین آگ لگ گئی۔ ۳۶ ملحقہ مکانات جل کر راکہہ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ بروقت فرو کر دی گئی۔ ورنہ چاول کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان مین ۶۷۳۹ طاعون اموات ہوئین۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۶۵۹ بمبئی ۱۴۲۷۔ صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۰۔ بنگال ۹۴۴۔ راجپوتانہ ۶۶۰۔ برہما ۲۴۴۔ میسور ۲۰۰۔ مدراس ۱۴۳۔ ممالک متوسط ۱۳۔ وسط ہند ۲۴۔ ریاست حیدرآباد ۷۔

۱۹۔ مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۲۱ ڈاون پسنجر ٹرین کی چہہ گاڑیان معہ انجن بالکل پٹری سے اتر گئین مگر خیریت گذری۔ کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تہی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تہی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر بمبئی مین طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چار سو کے قریب پہونچگئی ہے

برہما مین جنوبی ریاستہائے شان کے مقام پانگلو مین ۲۔ مارچ سہ پہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۲۷۸ مکانات جل کر راکہہ ہو گئے۔ ۱/۲ ۸ لاکہہ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان مین قحط کے امداد یافتگان کی اعداد ۵ لاکہہ ۸۵ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ مین ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند مین ۱/۲ ۱۹ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ مین آجکل ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکہہ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

ناگپور علاقہ مدراس مین اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شائع کئے گئے ہین کہ ہمہ ذکالجیل سے ہندوستانیون کو فائدہ اٹہانا چاہیئے اور انگریزون کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیون کی تلاش مین ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تنا دلی کے باشندون کو بدعنوانی کی وجہ سے وہان چہہ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہی ...

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دار الامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جاسکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جاسکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جاسکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں آکے رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کر سکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ مہیا ہو سکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کرا سکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پا کر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہوگئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۱۰ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامیٰ و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ ابتک صیغہ شفاخانہ کی آمد کی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگا یا گیا ہے۔ یعنے جبتک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس مد کو واپس ادا ہوگا۔ اس صورت میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنے کے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو در کنار اس سال نہ اوزار آسکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آسکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تاکہ اُن کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہو سکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سردست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سردست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں۔ متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا جو اس میں مندرج ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسہ کے بعد اسی روز جب اُن کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عنہ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے شفاخانہ کی عمارت بنانے کا ایک دو اور احباب کو شریک کر کے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین!

امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماوینگے اور عمل کر کے ثواب دارین حاصل کرینگے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھ کر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور خاکسار کو اطلاع دے کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تاکہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں +

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء

حاضرین ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دیجاوے۔ انڈور مریضوں کے لئے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جاوے تاکہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہرا کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں ہے اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دیجاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین میں بنانا ہے وہ ابھی بنا دیویں اور جبتک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں تاکہ اس کا رخیر میں لگا یا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کیگئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں ہو سکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر و طبیب احباب سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس ہسپتال اسسٹنٹ صاحبان پانچ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان دو روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا

نام	رقم	کیفیت
مولوی حکیم نور دین صاحب	عسہ	(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	عسہ	״
״ خلیفہ رشید الدین صاحب	عسہ	״
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	عسہ	״
״ مرزا یعقوب بیگ صاحب	عسہ	״
״ فیض قادر صاحب	عہ	وصول
״ قاضی کرم الٰہی صاحب	صہ	وعدہ
״ سید ستار شاہ صاحب	صہ	״
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عسہ	وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ	عسہ	״